



قارئین کرام! دیوبندیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے حضور نبی کریم ﷺ پر جھوٹ گھڑا اور حدیث کا مفہوم خود گھڑ کر حضور ﷺ کی طرف منسوب کر دیا کہ

”یعنی میں بھی ایک دن مرکرمٹی میں ملنے والا ہوں“ ﴿تقویۃ الایمان﴾

دیوبندی ثابت کریں کہ حدیث میں کون سے الفاظ ہیں جن کو معنی یہ بنتا ہے کہ

”یعنی میں بھی ایک دن مرکرمٹی میں ملنے والا ہوں“ ؟؟؟؟

جبکہ خود رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کی تاکہ اس کو ذریعے سے لوگوں کو گمراہ کرے، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے ﴿صحیح بخاری کتاب الجنائز ۱۳۰۳﴾

اب اسماعیلی دیوبندی خود اندازہ کر لیں کہ ان کے مولوی اسماعیل دہلوی کا ٹھکانہ کدھر بن چکا ہے؟؟

جبکہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ

بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کو کھانا حرام فرما دیا ہے

﴿مشکوٰۃ شریف﴾

تصویر کا دوسرا رخ

قارئین کرام ایک طرف تو دیوبندیوں کا رسول اکرم ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد مٹی میں مل گئے معاز اللہ تو دوسری طرف اسی مولوی اسماعیل دہلوی کے بارے میں عقیدہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد دیوبند اپنے جسم کے ساتھ آئے ﴿افاضات الیومیہ﴾

اب اس کو منافقت کہیں یا رسول دشمنی؟؟؟

یعنی رسول ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ کہ وہ مرنے کے بعد مٹی میں مل گئے معاز اللہ جبکہ اپنے مولوی کے بارے میں یہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد دیوبند میں آئے جسم کے ساتھ آیا لعنت ہے دیوبندیوں کی دوغلا پالیسی پر ۔

دیوبندی مناظر کا نام نہاد جواب

قارئین کرام اسماعیلی دیوبندی باطل فورم پر ان کے مناظر جس کو وہ حق مناظر کہتے ہیں نے اس عبارت کا نام نہاد جواب دیا ہے ملاحظہ فرمائیں نکات کی صورت میں دیوبندی مناظر کہتا ہے

- 1 ﴿بریلویوں نے چھوٹی سی عبارت پر اعتراض کیا
- 2 ﴿دیوبندی نے جواب میں دوبارہ وہی حدیث جس کو مد نظر رکھتے ہوئے مولوی اسماعیل نے گستاخی کی
- 3 ﴿حدیث کی تشریح میں مولانا اسماعیل نے یہ لکھا کہ

’یعنی میں بھی ایک دن مگر مٹی میں مل جانے والا ہوں‘

1 ﴿بریلویوں نے چھوٹی سی عبارت پر اعتراض کیا

جواب

تو جناب یہ تھا دیوبندی مناظر کا جواب یعنی بریلویوں نے بہت چھوٹی سی عبارت پر اعتراض کیا تو میں پوچھتا ہوں کہ گستاخی چھوٹی عبارت میں کی جائے تو کیا وہ گستاخی نہیں کہلائے گی؟؟؟
مثلاً دیوبندی جواب دیں کیا شراب کا ایک قطرہ پینا دیوبندیوں کے ہاں جائز ہے؟ ایک قطرہ چھوٹا جو ہے عجیب جواب ہے دیوبندی مناظر کا کہ بریلویوں نے چھوٹی سی عبارت پر اعتراض کیا تو میرے بھائی گستاخی گستاخی ہوتی ہے چاہے ایک لفظ میں کی جائے یا پوری کتاب میں گستاخی تو آخر گستاخی ہوتی ہے۔

2 ﴿دیوبندی نے جواب میں دوبارہ وہی حدیث جس کو مد نظر رکھتے ہوئے مولوی اسماعیل نے گستاخی کی

3 ﴿حدیث کی تشریح میں مولانا اسماعیل نے یہ لکھا تھا کہ

”یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں مل جانے والا ہوں“

جواب

قارئین کرام دیوبندی مناظر نے دوبارہ سے حدیث شعیب کی اور کہا کہ اس کی تشریح میں مولوی اسماعیل دہلوی نے یہ عبارت لکھی کہ ”یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں مل جانے والا ہوں“ معاذ اللہ

پھر وہ ہی بچوں والا جواب دیا یعنی دیوبندی مناظر کے مطابق اگر حدیث کی تشریح میں کوئی گستاخی والی بات رسول ﷺ کی طرف منسوب کر دی جائے تو وہ گستاخی نہیں ہوگی بلکہ تشریح ہوگی؟؟؟

عجیب نام نہاد جواب دیا ہے دیوبندی مناظر نے کہ تشریح میں ایسا لکھا بھائی گستاخی گستاخی ہوتی ہے چاہے حدیث کا غلط ترجمہ کیا جائے یا حدیث کے ترجمہ کی تشریح میں اپنی طرف سے کچھ غیر شرعی شامل کیا جائے۔

دیوبندی مناظر کی شدید ترین گستاخی

قارئین کرام دیوبندی مناظر مولوی اسماعیل دہلوی کی گستاخی پر پردہ ڈالتے ڈالتے خود ایک اور گستاخی کر بیٹھا اور مولوی اسماعیل کی گستاخانہ عبارت میں بریلوی موقف لکھتے لکھتے ایک حدیث لکھی جس کا دیوبندی مناظر نے نامکمل ترجمہ لکھایا یعنی لکھتے لکھتے درمیان سے الفاظ کھا گیا اور دیوبندی مناظر لکھاتا ہے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسم حرام کر دیا ہے معاذ اللہ

جبکہ صحیح ترجمہ یہ ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کو **کھانا** حرام فرما دیا ہے۔

یعنی دیوبندی مناظر نے حدیث کا ترجمہ خود سے کیا اور لفظ کھانا خود مضم کر گیا چلو فرض کیا یہ ٹائپنگ کی غلطی ہے تو کیا سال ہا سال سے جب سے یہ تحریر دیوبندی مناظر نے بنایا تھا اب تک کسی بھی دیوبندی کو پتانا چلا کے ہمارے مناظر نے حدیث میں تمام انبیاء کرام کے اجسام کو زمین پر **حرام** لکھ چھوڑا ہے جبکہ صحیح ترجمہ حدیث میں زمین کا انبیاء کے اجسام کو **کھانا** حرام لکھا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں دیوبندی باطل فارم کا سکرین شاٹ اور گستاخی

تَقْوِیَةُ الْإِیْمَانِ

معہ دستخط سوانح حیات
حضرت مولانا سید
احمد شہید و مولانا
شاہ اسماعیل شہید

حَاقُّ الْقُلُوبِ

فَارُوقِ كَيْتِ جَارِ قَدِيرِ الْإِيمَانِ

مدنیہ سجاد دورویں بلاجلہ ایک روپیہ آٹھ آنے

اخلاق پرنٹنگ پریس ملتان

تے بتلائی ہو اور شرع میں بجائز ہو۔ مثلاً قبروں پر مجاور بننا شرع میں نہیں
بتایا۔ سو ہر گز نہ بنے۔ اور کسی کی قبر پر کوئی شیر دن رات بیٹھا رہتا ہو تو اس
کی سند نہ پکڑے کہ آدمی کو جانور کی ریس نہ کرنی چاہیے۔

اَخْرَجَ ابُو دَاوُدَ عَنْ	مشکوٰۃ کے باب عشر النساء میں لکھا ہے
قَيْسِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ	کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد
اَتَيْتُ اَيُّمَيْرَةَ فَرَأَيْتُ	نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں کہ
يَسْجُدُونَ لِمَسْرُوبَانِ	جس کا نام حیر ہے سو لکھا میں وہاں کے
لَهُمَا فَقُلْتُ لِمَ سَجَدَ لَهِمَا	لوگو کو کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق
فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ	میں کہ سجدہ کیجئے ان کو پھر فرمایا مجھ کو
لَكَ فَقَالَ لِي أَسْرَأُ بِتِ	بھلا خیال تو کر جو گزرے میری قبر
لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِى أَكُنْتُ	پر کیا سجدہ کرے تو اسنو کہ میں
تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ	نے نہیں۔ تو فرمایا
لَا تَفْعَلُوا۔	مت کرو۔

یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تو کب سجدہ
کے لائق ہوں۔ سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی۔
اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی

سید محمد فاضل

قسط نمبر ۲۹

قال الله تعالى قولوا للناس حسناً

چون نص مزبور مخبر است از مطلوبیت کلمات حسنه
تکماً بالمطابقه واستماعاً و اشاعه بالالتزام و کراسته

الافاضات اليومية من

الافادات القومية

حصه دهم کارل

که حصه ایست از ملفوظات سراج الملة بتکیم الامت مولانا محمد اشرف علی
صاحب قدس الله سره مصداقی بود از بیچنین کلمات حسنه بنابر علیه
اتقرظهور الحسن ناظم مکتبه بالینفات اشرفیه تھانه بهون ضلع مظفر نگر
اشاعت کرد

اس نہی کی اس تحلیل سے واضح ہے کہ نہ یفعل ما یشاء ولا مکرہ لہ فان اللہ تعالیٰ لا یتعاطیہ شیئ اعطاہ ذلک مطلق تحقیق دوسری احادیث میں سراحۃ وارد ہے۔ چنانچہ ایک دعاء میں ہے ارحم الراحمین الخیر الی و تو فنی اذا علمت الوفاۃ خیر الی و اللہ النساۃ اور دوسری دعاء میں ہے و اذا اردت بقوم فتنتہ فتونی غیر مفتون رواۃ الترمذی۔ ظاہر ہے یہ تقیدات تحقیق کو مستلزم ہیں پس دعاء اتخارہ میں تحقیق کا شبہ بے اصل ہو گیا کیونکہ یہاں متا تحقیق کا وہ نہیں جو علت ہے نہی کی۔ تو اب تا یہ ثانی قول منقول من الطبقات کی حاجت نہیں رہی۔ دوسرے مویدات کافی ہیں۔

استدراک ضروری :- اس کی ایک خاص تحقیق۔ النور صفر ۱۳۶۰ھ میں تحت عنوان تزیج الرابع فصل سی و پنجم شائع ہوئی ہے اسکو بھی ملاحظہ فرمایا جاوے۔

ملفوظ : مولانا امجد علی صاحب شہیدؒ کے قافلہ میں ایک شخص شہید ہو گئے تھے جن کا نام بیدار بخت تھا وہ دیوبند کے رہنے والے تھے۔ ان کی شہادت کی خبر آچکی تھی۔ ان بیدار بخت کے والد حسب معمول دیوبند میں اپنے گھر میں ایک رات کو تہجد کی نماز کے لئے اٹھے تو گھر کے باہر گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آئی اور پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوا یا۔ دروازہ کھولا دیکھا تو ان کے سر کے بیدار بخت ہیں۔ یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ ان کے متعلق تو معلوم ہو چکا تھا کہ شہید ہو چکے ہیں کیسے آگئے۔ بیدار بخت نے کہا کہ جلدی کوئی فرش وغیرہ بچھائیے۔ مولانا امجد علی صاحب اور سید صاحب یہاں تشریف لارہے ہیں۔ ان کے والد نے فوراً ایک بڑی چٹائی جو نئی خریدی تھی بچھا دی۔ ایک مجمع اس فرش پر آ بیٹھا۔ بیدار بخت سے ان کے والد نے کہا۔ تمہارے کہاں تلوار لگی تھی انہوں نے اپنا ڈھٹا کھولا اور اپنا نصف چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر اپنے باپ کو دکھلایا کہ یہاں تلوار لگی تھی۔ ان کے باپ نے کہا کہ باندھ لو مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ تھوڑی دیر بعد یہ سب حضرات

پس تشریف لے گئے۔ صبح کو بیدار بخت کے والد کو شبہ ہوا کہ یہیں خواب تو نہ تھا مگر چٹائی پر
 بھاتا خون کے قطرے موجود تھے۔ یہ وہ قطرے تھے جو بیدار بخت کے چہرے سے گرتے ہوئے
 ان کے والد نے دیکھے تھے۔ ان قطروں کے دیکھنے سے وہ سمجھے کہ یہ بیداری کا واقعہ ہے۔ اس
 قصہ کی خبر مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ کے والد ماجد مولانا مملوک علی صاحب نے سنی
 وہ اس قصہ کی تحقیق کے لئے نانوتہ سے دیوبند تشریف لائے اور بیدار بخت کے والد
 صاحب سے اس قصہ کو سنا مولانا محمد یعقوب صاحب کے والد نے مولانا محمد یعقوب سے
 سنا اور مولانا محمد یعقوب صاحب نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا اور بیدار بخت کے والد بھی بزرگ
 اور تہجد گزار تھے۔ اس حکایت کے سب راوی عالم اور بزرگ ہیں بجز میرے۔

ملفوظات: فرمایا ہے پروا کی کو لوگ دین کے خلاف نہیں سمجھتے حالانکہ یہ پروائی جڑ ہے مفاسد کی۔
 ملفوظات: فرمایا عورتوں سے کبھی مناظرہ نہ کرے جو ان سے مناظرہ کرے گا ان کی کچی
 کی وجہ سے اس کو ضرور قصہ آدے گا۔

ملفوظات: فرمایا مولانا محمد یعقوب صاحب نے بڑی پاکیزہ بات فرمائی کہ انبیاء علیہم السلام مثل حکما
 کے ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے جو اعمال کی خاصیتیں بیان کی ہیں یہ ایسی ہیں کہ جیسے اطباء نے
 ادویہ کے خواص بیان کئے ہیں کہ مثلاً گل بنفشہ میں یہ خاصیت ہے اور فلان دوا کا یہ اثر ہے ظاہر
 ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اگر اس کے ساتھ کوئی مضاد چیز بھی استعمال کیا جاوے تب بھی وہی اثر
 ظاہر ہوگا بلکہ اس خاصیت کا ظہور مقید ہوتا ہے بعض شروط کے ساتھ۔ اگر وہ شرط پائی جاتی ہے
 تو وہ خاصیت ظاہر ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح سے انبیاء علیہم السلام نے جو اعمال کی
 خاصیتیں بیان فرمائی ہیں جیسے ارشاد فرمایا کہ من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنة۔
 اہم مقام پر جو ان خواص کے ظاہر ہونے کو کسی شرط کے ساتھ مقید نہ فرمایا مگر کلیات سے

Haq Munazir
MemberHaq Munazir
MemberJoin Date:
Posts:Jan 2010
71

TAQVIYAT-UL-IMAAAN kay aitrazat ka moon toor jawab 2

TAQVIYAT-UL-IMAAAN kay aitrazat ka moon toor jawab 2

Attached Images

دیکھو بندی باطل نورم کا سکریں شٹ

پڑھے گا اس کو خدا سمجھ آجائے گی۔

چھٹا اعتراض:

”یعنی میں بھی ایک دن مٹی میں مل جائے والا ہوں“

(تقویۃ الایمان- ۸۱)

اعتراض کیا ہے؟

اس عبارت پر اہل بدعت نے یہ اعتراض کیا ہے کہ سنن ابی داؤد میں ہے

کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسم حرام کر دیا ہے۔ تو

اسماعیل شہید کیسے ہے کہہ سکتے ہیں کہ آپ ﷺ مٹی میں مل جائیں

گئے یعنی گستاخی رسول ﷺ ہوئی۔

جواب:

اس کا جواب زیادہ لمبا نہیں اور اگر آپ سوچ رہے ہوں گے یہ اس کتاب

کی اتنی سی عبارت کیوں پیش کر رہے ہیں۔ بھائی یہ عبارت پریلوی

اپنی کتابوں اور اپنی ویب سائٹس پر اتنی سی عبارت پر اعتراض کرتے

ہیں اس عبارت میں بھی مولانا اسماعیل شہید نے ایک حدیث منب

تشریح کی ہے جس کو یہ کتاب پڑھنی ہوتا ہماری ویب سائٹ

www.

com

سے پڑھ لے۔

”سیدنا قیس بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں حیرہ شہر میں گیا میں نے وہاں

کے لوگوں کو اپنے راجا کو سجدہ کرتے دیکھا میں نے دل میں سوچا

کہ رسول ﷺ سجدہ کرنے کا زیادہ اختیار ہے میں آپ ﷺ کو پاس آکر